91391 ـ دلہا كے ليے حالت جنابت ميں مباركباد دينے والوں كا استقبال كرنا جائز ہے

سوال

ہمارے علاقے ميں سہاگ رات ميں دخول كے بعد دلہن كا انتظار كرتے ہيں تا كہ اسے بركت كى دعا ديں، اور اس كے ساتھ بيٹھتے ہيں، اور اسى طرح مرد حضرات بھى دولہا كے ساتھ بيٹھتے ہيں، اور غسل جنابت سے قبل باہر آتے ہيں، كيا ايسا كرنا جائز ہے، يا كہ انہيں مباركباد دينے والوں كا استقبال كرنے سے قبل غسل جنابت كرنا واجب ہے. معاملہ يہ ہے كہ انہيں تيار ہونے كے ليے بہت وقت لگتا ہے، اور خاص كر دلہن كے ليے، اس سلسلہ ميں آپ كى كيا رائے ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جنبى شخص كا مباركباد دينے والوں كے استقبال كے ليے باہر آنے اور ان كے ساتھ بيٹھنے ميں كوئى حرج نہيں، اس كى دليل بخارى اور مسلم كى درج ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ مدينہ كے ايك راستہ ميں انہيں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم مل گئے اور ميں جنبى حالت ميں تھا، لہذا ميں وہاں سے كھسك گيا اور جا كر غسل جنابت كيا تو پھر واپس آيا، چنانچہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دريافت كيا:

ابو ہريرہ تم كہاں تھے تو ميں نے عرض كيا: ميں جنبى تھا اس ليے ميں نے آپ كے ساتھ بيٹھنا ناپسند كيا كہ آپ كے ساتھ حالت جنابت ميں بيٹھوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سبحان اللہ بلاشبہ مسلمان شخص نجس نہيں ہوتا "

صحيح بخارى حديث نمبر (283) صحيح مسلم حديث نمبر (372).

ليكن اس كے ليے افضل اور بہتر ہے كہ وہ وضوء كر لے كيونكہ امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے روايت كي ہے كہ:

" جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم جنبى ہوتے اور كھانا تناول كرنا چاہتے يا سونا چاہتے تو نماز جيسا وضوء كر ليتے تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (305).

اور اس لیے بھی کہ فرشتے جنبی شخص کے قریب نہیں آتے، جیسا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

" تین شخص ایسے ہیں جن کے قریب فرشتے نہیں آتے کافر کی لاش، اور خلوق خوشبو میں لتھڑا ہوا شخص، اور جنبی جب تك وضوء نہ کر لے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4180) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3522) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

خلوق خوشبو سے لتھڑا ہوا شخص: یعنی وہ شخص جس نے ایسی خوشبو استعمال کر رکھی ہو جس میں زعفران ملا ہوا ہوتا ہے، کیونکہ اس میں رعونت اور عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے "

دیکھیں: فیض القدیر (3 / 325).

مزید آپ سوال نمبر (6533) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن یہ ہے کہ اس طرح کی قدیم اور پرانی عادات کے بارہ میں لوگو کی راہنمائی کرنی چاہیے اور انہیں اسے چھوڑنے کا عادی بنا جائے کہ وہ اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کریں اس طرح کے عمدا اجتماع میں دولہا اور دلہن کی شرم و حیاء کو ٹھیس پہنچتی ہے.

بلکہ اس سے بڑھ کر اس طرح کی حالت میں نفسیاتی بوجھ سا پڑتا ہے: کہ آدمی اور اس کی بیوی محسوس کرتے ہیں کہ رشتہ دار اور لوگ اس انتظار میں ہیں کہ وہ اپنے اس کام سے فارغ ہوں تا کہ لوگ انہیں مبارکباد دیں؟!!

کیونکہ مبارکباد دینے کا وقت اتنا تنگ نہیں کہ ضرور اسی حرج والے وقت میں مبارکباد دی جائے؛ کیونکہ یہ مبارکباد تو رخصتی کے وقت بھی دی جا سکتی ہے، اور یا پھر ولیمہ میں یا سہاگ رات کے بعد، یا کسی دوسرے وقت، بلکہ اس وقت کو عمدا مقرر کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ خاوند اور بیوی کو اس بوسیدہ قدیم عادت کے مطابق ہی مبارکباد دی جائے، جس کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل تك نہیں ملتی، اور عقل سلیم میں بھی اس کی کوئی وجہ نہیں یا پھر محاسن اور آداب و اخلاق بھی اس طرح کی عادت سمجھنے سے قاصر ہیں.

واللہ اعلم .